عقیدہ مومن

محمود السلمانی

ضرورت و اہمیت۔

انسان کے لئے سب سے اہم اور بنیادی چیز اس کا عقیدہ ہے۔ اس کی مثال ایک بلند و بالا عالیشان محل کی بنیاد کی طرح ہے جس کی مضبوطی کے بغیر وہ محل مستحکم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اسلام میں اس کی بہت اہمیت بیان ہوئی ہے۔ یہ اسلام کی پہلی بنیاد ہے اور حضور اکرم ﷺ کی مکی زندگی اسی عقیدہ کی اصلاح میں صرف ہوئی ہے۔

انسانی روح کی جلا کے لئے عقیدہ اتنا ضروری ہے جس قدر جسم انسانی کی بقاء کے لئے غذا، پانی اور ہوا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس روشن چراغ کی نور سے انسان کا دل منور ہو، اسی لئے انسان اپنے لئے کوئی نہ کوئی معبود بنالیتا ہے اگرچہ معبود باطل ہی کیوں نہ ہو۔ تاکہ اس کی پرستش کے ذریعے اپنی روح کی محسوس کردہ پیاس بجھا سکے۔

یہیں سے عقیدہ کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ یہ وہ نازک موڑ ہے جس پر انسان کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار ہے۔

چونکہ انسان فطری طور پر اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے اس لئے اکثر و بیشتر انسان اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ البتہ عبادت کے طریقے اور انداز مختلف ہوتے ہیں اسلام نے ہمیں جو طریقے بتلائے ہیں وہ ان تمام طریقوں سے بہتر اور نرالے ہیں۔

عقیدہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی وحدانیت پر مکمل ایمان، اس کو شرک سے مبرا سمجھنا، اس کے مبعوث کردہ انبیاء و رسل پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا، ملائکہ، قیامت، جنت و جہنم، قضاء و قدر اور عالم برزخ۔ الغرض تمام مغیبات وغیرہ پر ایمان لانا جن کو ہماری آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے لیکن جس کا بیان قرآن و سنت میں ہوا ہے جیسے نفقۃ فی الصور، دجال، یاجوج وماجوج، نزول عیسیٰؑ،

دابۃ الارض اور میزان عدل وغیرہ پر غیر متزلزل ایمان ویقین رکھنا عقیدہ کہلاتا ہے۔

ہمارا عقیدہ اور دور حاضر۔

آج کے دور میں فتنہ و فساد اور الحاد و لادینیت نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام سے ناآشنا ہوکر شرک و بدعت میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اس کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسی طرح اشارہ فرمایا ہے:

"وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ" (سورۃ یوسف، الایۃ :106)

ترجمہ: بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاکر مشرک ہوتے ہیں۔

لادینیت اور یہودی نظام مسلمانوں کے اندر اس حد تک سرایت کرچکا ہے کہ مسلمان اسلام کے مسلمہ اصول، اس کے عقائد اور قواعد و ضوابط سے منحرف ہوگئے ہیں، ہمارے اندر ایک گروہ ایسا پیدا ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے وجود سے انکار کرنے کے ساتھ ساتھ نظام دھریت کو اپنا کر "وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ" (سورۃ الجاثیہ الایۃ :24)

جو کچھ ہے زمانہ ہی ہے اسی کے ہاتھ میں موت وحیات ہے کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور قرآن پاک جیسی کتاب جس کی حفاظت کا ذمہ دار خود خالق کائنات ہے "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" (سورۃ الحجر، الایۃ :۹)"اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ" نو سورتوں میں یہ جملہ مذکور ہے۔ (۱) الانعام :۲۵، (۲)الانفال :۳۱، (۳)النحل :۲۴ (۴) المومنون:۸۳، (۵) الفرقان :۵، (۶) النمل:۶۸، (۷) الاحقاف:۱۷ (۸) القلم: ۱۵، (۹) المطففین :۱۳ کہنے اور اس کی مقدس آیتوں کو فحش کانوں اور غزلوں سے تشبیہ دیتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے۔

جدید علوم و فنون سے مسلح ہونے کے باوجود اسلام کے مسلمہ حقائق کو پس پشت ڈالنا اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار اور اس کی کتابوں کو کہانی سے تشبیہ دینا اس کفر سے

بد تر ہے جو کفار مکہ کرتے تھے "اساطیر الاولین" انہوں نے بھی کہا لیکن قرآن پاک کے معجز ہونے پر وہ بھی متفق ہو گئے قریش کے اکابر اور سرداران عرب قرآن مجید کی آیتوں کو سننے کے لئے بیتاب رہتے تھے اور راتوں کو چھپ چھپ کر قرآن پاک سنتے تھے کیونکہ ان کی دلوں پر کفر دائمی کی مہر ثبت تھی اس لئے وہ ایمان نہیں لائے۔

توحید باری تعالیٰ جدید دور میں۔

آج مسلمانوں میں توحید باری تعالیٰ پر کلی اعتقاد نہ ہونے کی وجہ سے ان کی مسجدوں میں وثنیت اور بت پرستی عام ہے، اسلام کے مقدس شعائر اور عبادات میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو چھوڑ کر سرعام زندہ مردہ مخلوق کو اپنی عقیدت وبندگی کا مرکز بنالیا گیا ہے، اس طرح توحید خالص کے حامل اسلام کو چھوڑ کر بدعت و وثنیت سے بھرپور طریقوں کو اسلام کا نام دے کر عصر جاہلی کی تمام رسومات کو اختیار کرلیا گیا ہے اور حقیقی اسلام سے مذاق کرتے ہوئے قبروں کی پوجا اور اولیاء الشیطان کو الوھیت کا درجہ دے کر ان کی عبادت کرنا اکثر مسلمانوں کا عقیدہ بن چکا ہے۔

مسجدوں میں عبادت کی بجائے قبروں پر عبادت کرنا، چراغاں کرنا، ڈھول و باجا بجانا، قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ وغیرہ غیر مشروع افعال آج کے جدید اسلام کا اہم ترین رکن ہے، عوام تو عوام خواص اور نام نہاد علماء و فضلا اور دانشور بھی اسی راہ پر گامزن ہیں۔

ایک مفید مشورہ۔

اگر آپ صحیح اسلام اور اس کے قواعد و ضوابط معلوم کرنا چاہتے ہیں اور خیرالقرون کی طرح اپنا طرز عمل بنانا چاہتے ہیں تو آپ قرآن و حدیث کو اپنا ضابطہ حیات بنالیجئے تاکہ آپ روز قیامت سرخرو ہو کر "هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ" (سورۃ الحاقہ الایۃ ۱۹) لوگو! آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ کا نعرہ لگاتے ہوئے خوشی سے لوگوں کو اپنا نامہ اعمال دکھا سکیں، کیونکہ ہماری نجات کا ذریعہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہے۔ چنانچہ

فرمان نبوی ﷺ ہے "ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی" (الموطاللامام مالک! باب النھی عن ا لقول با لقدر صفحہ ۶۴۶ ط:دار النفائس بیروت الطبعۃ الرابعہ ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰م) لہٰذا یہی دو وہ چشمے ہیں جس سے پانی پی کر آدمی پیاس بجھا سکتا ہے ان دو کے علاوہ ضلالت اور گمراہی ہے، کیونکہ دین اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں کسی چیز کی کمی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" (سورۃ الانبیاء، الایہ :۲۲) آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا ہے۔

اسلامی عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اطہر و اقدس کو یکتا ماننا، اس کے اسماء و صفات اور افعال میں کسی کو شریک نہ کرنا توحید ہے اور یہی اسلامی عقیدہ ہے۔ ذیل میں اسلامی عقیدہ کی وضاحت کی جاتی ہے تاکہ اس کے ذریعے ہم اپنے عقیدہ کی اصلاح کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ کا وجود

صحیح و سلیم عقل والا انسان غور کرے کہ کائنات اور کائنات کی تمام چیزیں از خود پیدا نہیں ہوسکتے، لہٰذا ان کا کوئی بنانے والا ضرور ہوگا، تو واضح ہوگا کہ واقعی ان سب کا کوئی خالق ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ "قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ" (سورۃ الرعد، الایہ :۱۶) یعنی تمام کائنات کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس کے ساتھ کوئی شریک بھی نہیں ہوسکتا ورنہ ضرور خرابی پیدا ہوتی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: "لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا" (سورۃ الانبیاء، الایہ :۲۲) یعنی اس کائنات کے بنانے اور چلانے کے لئے کئی معبود ہوتے تو ضرور نظام درہم برہم ہوجاتا، لہٰذا ثابت ہوا کہ صرف وہی اکیلا معبود برحق ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کی

ذات تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہے۔

اسماء اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی اور ابدی ہے لہٰذا اس کے اسماء صفات بھی ازلی اور ابدی ہیں، جوکہ اس کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے لئے وہ تمام اسماء و صفات مانتے ہیں جن کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے اور رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے لئے بیان کئے ہیں ہم ان صفات مقدسہ کو بغیر کسی تحریف و تکییف اور بغیر کسی تشبیہ و تمثل اور بغیر کسی تعطیل کے تسلیم کرتے ہیں۔ "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْر" (سورۃ الشوریٰ، الایۃ :۱۱)

اللہ تعالیٰ کے ملائکۃ۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا، ان کی خوراک ذکر الٰہی اور عبادت وحدہ لاشریک ہے۔ قرآن مجید میں ان کا وصف یوں بیان ہوا ہے۔ "لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ" (سورۃ التحریم، الایۃ :٦) وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کسی حالت میں نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پابندی کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو مختلف امور پر مامور کیا ہے جنہیں وہ احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

کتب سماویۃ۔

اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا بھی عقائد اسلام میں شامل ہے۔ ان کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی ہدایت کے طریقے، شرعی احکامات اور قواعد و ضابط اور معاملات وغیرہ جیسے اہم مسائل بیان فرمائے ہیں۔ نیز نیکی و بدی کے راستے بتلائے، جزاء و سزا کا بیان بھی فرمادیا۔

ان کتابوں کو سچا جاننا اور عمل کرنا بشرطیکہ شریعت محمدی ﷺ کے خلاف نہ ہو اور قرآن نے ان کو منسوخ قرار نہ دیا ہو ضروری ہے، ان کتابوں میں تورات، انجیل، زبور اور سب سے عظیم قرآن مجید ہے، جس سے سابقہ آسمانی کتابیں منسوخ ہو گئیں۔

انبیاء و رسل

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بہت سے انبیاء و رسل بھیجے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے منتخب اور مقرب بندے ہیں، ہم ان تمام پیغمبروں پر کسی تفریق و امتیاز کے ایمان لاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام پیغمبر ہم انسانوں میں سے تھے، یعنی کھاتے، پیتے، سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے تھے اور ان کے سائے ہوتے اور شادی و بیاہ کرتے تھے یعنی انسان کی تمام ضروریات و لوازمات ان کے لئے بھی ضروری تھیں جس طرح وہ ہمارے لئے ضروری ہیں۔

قیامت

اللہ تعالیٰ نے ایک دن ایسا مقرر فرمایا ہے جس دن ساری مخلوقات کو فناء کرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرکے ان کے اعمال کا حساب و کتاب ہوگا، اس دن کی ہولناکی قرآن وحدیث میں تفصیل سے بیان ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ، یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ، وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ، وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ، لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ" (سورۃ عبس، الآیات: ۳۳-۳۶) کسی شاعر نے خوب فرمایا:

یقیناً آئے گا وہ دن کہ جب محشر بپا ہوگا
وہاں نہ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ ہمشیرہ برادر کی نہ زوجہ ہوگی شوہر کی
وہاں دہشت کے مارے بھائی سے بھائی جدا ہوگا

قضاء وقدر

تقدیر یعنی رنج و غم، بھلائی و برائی، کمی و زیادتی، اولاد کا ہونا یا نہ ہونا وغیرہ ان تمام چیزوں کو چاہے وہ خیر ہو یا شر جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تقدیر میں لکھا ہے ایمان لانا بہت ضروری ہے، اس کا منکر کافر ہے۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلوں اور تقدیروں پر ایمان و یقین کیساتھ ساتھ ان کو برحق مانتے ہیں۔

مذکورہ عقائد کے علاوہ بھی بہت سارے عقائد ہیں مثلاً: جنت و جہنم، اللہ تعالیٰ کے لئے عرش اور کرسی ثابت کرنا، پل صراط، مقام محمود، شفاعت، دیدار الٰہی، ایمان میں کمی و بیشی، گناہ، کفر، شرک و بدعت وغیرہ جن کا تفصیل سے قرآن و حدیث میں ذکر آیا ہے ان سب پر ایمان لاکر برحق سمجھتے ہوئے خوف اور امید رکھنا ضروری ہے۔

الغرض اسلام جن ایمانیات پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اور جن منہیات سے باز آنے کی دعوت دیتا ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ ان کے ایک ایک جزو پر ایمان لایا جائے یہی کتاب و سنت کا منشا اور ان کے ظاہری نصوص سے اس کی صراحت ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پکا و سچا مسلمان بنادے اور ہمارے خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین